REGD L. NO 52-54

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

یوم سہ شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپیہ
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ ۱

جلد ۲	۲۸ تبوک ۱۳۲۷ ہش	۲۳ ذیقعد ۱۳۶۷ء	۲۸ ستمبر ۱۹۴۸ء	نمبر ۲۲۰

اخبارِ احمدیہ

لاہور ۲۷ ماہ تبوک سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر اور سر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں

قائدِ اعظم نے پاکستان کو اس قدر مضبوط کر دیا ہے کہ کوئی طاقت اسے متزلزل نہیں کر سکتی

محترمہ فاطمہ جناح کا پیغام

کراچی ۲۷ ستمبر قائد اعظم کی خواہر گرامی محترمہ فاطمہ جناح نے آج ۸ بجے شام نشرگاہ کراچی سے حسب ذیل پیغام قوم کے نام نشر کیا۔

اس نقصان عظیم کی وجہ سے جو میرے عزیز بھائی کی المناک وفات کی وجہ سے مجھے اور میری قوم کو پہنچا ہے مجھ پر مصائب اور غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ لیکن اس حالت میں بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں آپ لوگوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کروں۔ اس موقعہ پر غم و حزن اور ہمدردی و مواسات کا جو بہ کثیر اظہار قوم کی طرف سے کیا گیا ہے اس نے مجھے سراپا شکر بنا دیا ہے۔ اور دور دراز ملکوں سے ہر ادنیٰ و اعلیٰ امیر و غریب نے پیغام بھیج کر جس ہمدردی کا اظہار کیا ہے میں اس کا تہ دل سے شکر گذار ہوں نیز میں اپنی قوم کے عوام کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتی ہوں جن کے آنسو اس متاع عزیز کے کھوئے جانے کی وجہ سے ابھی تک خشک نہیں ہوئے۔ اور جنہوں نے نہ صرف انفرادی طور پر بھی بلکہ اجتماعی طور پر بھی غم اور ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

چنانچہ اس ہمدردی نے غم کے پہاڑ کو مجھ سے ہلکا کر دیا ہے۔ اور مجھے اس قابل بنا دیا ہے کہ میں اس صدمہ عظیم کو برداشت کر سکوں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی یہ رضا نہ تھی کہ قائد اعظم پاکستان کو ایک سال سے زیادہ عرصہ کیلئے نصیب ہوتے۔ تاہم قائد اعظم نے پاکستان کی بنیادوں کو اس قدر مضبوط استوار کر دیا ہے کہ کوئی طاقت اسے متزلزل نہیں کر سکتی۔

قائد اعظم کے آخری پیغام کو دہراتے ہوئے آپ نے کہا کہ قدرت نے پاکستان کو ہر نعمت سے مالا مال کر دیا ہے۔ اور لامحدود ذرائع سے نوازا ہے۔ اس کی بنیادوں کو مستحکم سے مستحکم کرتے چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و ناصر ہو۔

محترمہ نے کہا یہ پیغام واضح ہے اور وقت کے تقاضے بہت اہم ہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ پاکستان کو صنعتی اقتصادی اور سیاسی طور پر اتنا مضبوط بنائیں کہ یہ کبھی متزلزل نہ ہو سکے۔ اس وقت پاکستان کا عہد طفلی ہے اور اس کا معمار اول اس مقدس امانت کو تمہاری پرورش میں چھوڑ کر رخصت ہو گیا ہے تمہارا فرض ہے کہ اسے تمام حفظ پروان چڑھاؤ۔

آخر میں آپ نے کہا میں جس طرح اپنے عزیز بھائی کی زندگی میں قوم اور ملک کی خدمت کرتی رہی ہوں اب بھی حاضر ہوں۔ اور وہ مقصد عظیم جو ہر وقت میرے عزیز بھائی کے پیش نظر تھا اس کی تکمیل اپنی زندگی کا ماحصل سمجھتی ہوں۔

روسی آبدوزوں کا کارخانہ

لندن ۲۶ ستمبر۔ حالیہ ایک اطلاع کے مطابق روس آبدوز سازی کے ایک بہت بڑے پروگرام پر عمل کر رہا ہے۔ اس کا ارادہ اس قسم کی ۴۰۰ یا ۵۰۰ کشتیاں تیار کرنے کا ہے۔ خیال ہے کہ ان میں سے نصف آبدوزیں جرمنی آبدوزوں کی طرح معمولی جسامت سے بڑی ہوں گی۔

روسی بحریہ بڑے بڑے جنگی جہازوں کے اعتبار سے بہت کمزور ہے۔ اور اس کا خیال ہے کہ اس خامی کو آبدوزوں کی مدد سے دور کیا جا سکتا ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بہت سی آبدوزوں میں ہوائی جہاز سے سمندر میں تار پیڈو کے آلے لگے ہوئے ہیں[illegible]

ہندوستانی فوج کی سکیم فیل ہو گئی

زبردست تباہی کا سامنا!

تراڑکھل ۲۷ ستمبر۔ منڈر کے علاقہ میں گذشتہ دو روز سے ہندوستانی فوج بڑی کثرت سے جمع ہو رہی تھی وہ کوئی بڑا حملہ کرنا چاہتی تھی۔ لیکن اس کے متحرک ہونے سے قبل ہی آزاد فوج نے اپنی گولیوں کا نشانہ بنا کر اسے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس جنگ میں ہندوستانی فوج کے ان گنت سپاہی ڈھیر ہوئے ہیں اور بے پناہ سامان اسلحہ چھوڑ گئے ہیں

یہود کا شرمناک رویہ

عرب آبادی کو نذر آتش کیا جا رہا ہے

تل ابیب ۲۷ ستمبر۔ فلسطین کے جس علاقہ پر یہود کا قبضہ ہے۔ اس میں وہ عربوں کے دیہات کو نذر آتش کر رہے ہیں۔ اور شہروں کو بارود سے اڑا رہے ہیں۔ یہود کا کہنا ہے کہ یہ بربادی اور تباہی محض اس وجہ سے کی جا رہی ہے۔ تا سہارے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے ان شہروں کو تعمیر کیا جا سکے لیکن اس کے برعکس عربوں کا کہنا ہے کہ یہ کاروائی محض اس وجہ سے کی جا رہی ہے کہ تا جمعیت اقوام متحدہ کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ اور عرب پناہ گیزین دوبارہ ان شہروں میں نہ بس سکیں۔

”زیادہ اناج اگاؤ“ کی مہم!

سردار عبد الحمید دستی کی تقریر

لاہور ۲۷ ستمبر۔ مغربی پنجاب کے وزیر خوراک سردار عبد الحمید دستی نے آج مغربی پنجاب کے ڈپٹی کمشنروں کی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اس کانفرنس میں صوبہ کی غذائی صورت حالات پر غور کیا جائے گا۔ وزیر خوراک نے کل ایک نشری تقریر میں کہا۔ کہ اس وقت صوبہ میں اجتماعی طور پر ”زیادہ اناج اگاؤ“ کی مہم شروع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ آپ نے کہا جہاں سیلاب کی وجہ سے موجودہ فصلوں کو سخت نقصان پہنچا ہے وہاں اگلی فصل کے بہتر ہونے کے اسباب بھی مہیا ہو گئے ہیں۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے زمیندار اپنی زمینوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ آپ نے بلیک مارکیٹ کرنے والوں کو انتباہ فرماتے ہوئے کہا کہ ایسے وقت میں جب قوم عدیدہ و رعقدہ مسائل کی او گھٹ گھاٹیوں میں سے گذر رہی ہے۔ بعض لوگوں کا ذاتی انتفاع کو ماننا انتہائی شرمناک فعل ہے۔ میں زمینداروں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ تمام زائد اناج فوراً منڈیوں میں بھیج دیں اور ملک کو مشکلات سے بچانے کے لئے ہر قسم کی کوشش سرانجام دیں۔

وزیر اعظم پاکستان پشاور میں

پشاور ۲۷ ستمبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی آج صبح بذریعہ طیارہ پشاور وارد ہوئے۔ ہوائی مستقر پر صوبہ سرحد کے گورنر وزیر اعظم و دوسرے وزراء سول و فوجی حکام کے علاوہ عمائدین شہر بھی بکثرت موجود تھے۔ آپ کا استقبال نہایت گرمجوشی کیساتھ کیا گیا اور قائد اعظم زندہ باد اور پاکستان پائندہ باد کے فلک شگاف نعروں کے درمیان آپ شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ شام گورنمنٹ ہاؤس میں ویرتک کابینہ سے تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ بعد میں اخبار نویسوں سے بھی غیر رسمی ملاقات کی

کل صبح آپ سول اور شہری افسروں کو خطاب کریں گے۔ اور ۵ بجے شام کننگھم پارک میں ایک عوامی جلسہ میں تقریر فرمائیں گے۔ بیگم لیاقت علی کل صبح عورتوں کے ایک اجتماع کو خطاب کریں گی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

الفضل روزنامہ
۲۸ ستمبر ۱۹۴۸ء

اتفاق و اتحاد

خان لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان نے ۲۶ ستمبر کو یونیورسٹی گراؤنڈ میں ۵ بجے شام تقریر فرمائی ہے۔ اسکو بر وجوہ ایک کامیاب تقریر کہا جا سکتا ہے۔ آپ نے نہایت سادہ الفاظ میں ان تمام باتوں پر اظہار خیال فرمایا ہے جو اس وقت پاکستان کے رہنے والوں کو زیر نظر رکھنی ضروری ہیں۔ جن پر عمل کرنا پاکستان جیسے آزاد ملک کے باشندوں کے لئے خاصکر موجودہ وقت میں ازبس اہم ہے۔

آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ قائد اعظم محمد علی جناح کی وفات کے بعد بعض بدخواہان پاکستان کا خیال تھا کہ اس ملک کا شیرازہ درہم برہم ہو جائے گا۔ اور قائد اعظم کی ذات کی وجہ سے جو ایک اتحاد مختلف لیڈروں میں پایا جاتا تھا۔ وہ ختم ہو جائے گا۔ اور یہاں طوائف الملوکی کا دور دورا ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا ہے کہ عین اسکے خلاف وہ لوگ جن کو بعض باتوں میں حکومت سے اختلاف تھا بھی انہوں نے خود آپ سے ملکر اور بعض نے بذریعہ خطوط اس بات کا یقین دلایا ہے۔ کہ وہ حکومت پر تخریبی نکتہ چینیاں ترک کر دیں گے اور آئندہ حکومت کے ساتھ ملکر اور متحد ہو کر ملک کو مضبوط بنانے میں ہمہ تن مصروف ہو جائینگے

واقعی ایک ملک جو ابھی اپنے ابتدائی تعمیری دور سے گزر رہا ہو۔ اسکے سربراہوں میں اتفاق و اتحاد کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ اور سب کا مقصد واحد ہونا لازمی ہے۔ ورنہ اگر ہر ایک لیڈر اپنی اپنی راگنی الگ گانی شروع کر دے۔ تو ملک بجائے نفرخانہ کے ایک نقار خانہ بن جائے گا۔ جس میں کان پڑی آواز سنائی نہیں دیگی۔ اور مختلف آوازوں کے سے ملک کے عوام پریشان ہو جائیں گے اور ان کو نہیں سوجھے گا۔ کہ وہ کس کے پیچھے چلیں اور کس کے پیچھے نہ چلیں۔

آج تک دنیا میں جس قوم نے بھی ترقی کی ہے۔ اس کی بنیاد ہمیشہ کسی واحد مقصد پر رہی ہے۔ جو قوم کوئی مقصد لے کر دنیا میں نکلتی ہے۔ اور اس مقصد کے ساتھ گرم و سرد میں چمٹی رہتی ہے۔ وہ ایک نہ ایک دن کامیاب ہو کر رہتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے باشندے تقریباً سب کے سب مسلمان ہیں اور قرآن کریم کی صورت میں ان کے پاس ایک ایسا لائحہ عمل موجود ہے۔ کہ اگر ہمارے لیڈر اس لائحہ عمل کو اختیار کر لیں۔ اور قرآن کریم اور اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا چراغ راہ مقرر کر لیں۔ تو ہمارے لیڈروں میں اختلاف رائے کی بہت تھوڑی گنجائش رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں زندگی کے ہر پہلو پر مسلمانوں کو بہترین اصول دیا ہے۔ پھر ہمارے پاس ایک ایسی عظیم الشان شخصیت کی مکمل تاریخ موجود ہے جس نے اپنے زمانے کے مطابق ان فطری اصولوں پر عمل کر کے دکھایا ہے۔ اور اصول کو صرف اصول ہی نہیں رہنے دیا۔ بلکہ اپنی عمل سے یہ ثابت کر کے دکھایا ہے کہ یہ ایسے فطری اصول ہیں۔ کہ ان پر ہر شخص اگر کوشش کرے تو عمل کر سکتا ہے۔

خان لیاقت علی خان نے یہ درست کہا ہے۔ کہ ہم پاکستانیوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ ہم دنیا کے سامنے ایک ایسا اخلاقی اور رواداری کا معیار پیش کریں کہ آج دنیا جن مصائب میں گرفتار ہے اس سے نجات حاصل کر سکے۔ اگرچہ خان مذکور نے ان الفاظ میں یہ بات نہیں کہی لیکن جب آپ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ پاکستان کو دنیا کی راہنمائی کرنی ہے۔ تو ہم سمجھتے ہیں۔ کہ آپ کا یہی مطلب ہے۔ کہ ہم خدا تعالیٰ اور رسول اللہ کی تعلیم پر اس طرح عمل کر کے دکھائیں کہ دنیا اپنی نظریاتی جنگ کے عذاب سے نجات حاصل کر سکے۔ اس وقت صرف اسلام ہی کے پاس وہ علاج موجود ہے۔ جو دنیا کے تمام موجودہ امراض کو رفع کر سکتا ہے۔

اس وقت دنیا دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے ایک پارٹی سرمایہ دارانہ جمہوریت کی حامی ہے۔ تو دوسری بالکل اسکے الٹ چاہتی ہے کہ موجودہ سرمایہ داری نظام کو درہم برہم کر دیا جائے۔ افسوس ہے کہ دونوں پارٹیاں محض عقل سے اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتی ہیں۔ جو ناممکن ہے جب تک دونوں پارٹیوں کی یہ الحادی ذہنیت تبدیل نہ ہوگی۔ ممکن نہیں کہ دونوں پارٹیاں کسی متحدہ نتیجہ پر پہونچ سکیں۔ یقیناً اس کا علاج اسلام ہی ہے۔ جو دنیا میں یہ نظریہ پیش کرتا ہے۔ کہ سرمایہ کسی واحد شخص کی ملکیت نہیں بلکہ وہ تمام قوم کی امانت ہے جو اسکو سپرد کی گئی ہے۔ جو شخص دولت پیدا کرتا ہے۔ اسکو اپنا حق خدمت وصول کرنا جائز ہے۔ لیکن اس کا یہ حق نہیں کہ وہ اس باقی دولت کو محض عیاشی میں صرف کر ڈالے اور غیر ضروری خود پیدا کردہ خواہشات کی نذر کر دے۔ بلکہ اس کا فرض ہے۔ کہ اپنی ضروریات کو پورا کر کے باقی تمام سرمایہ خوشی سے قوم کے حوالے کر دے۔ تاکہ وہ اس دولت سے ان لوگوں کی ضروریات پوری کر سکے۔ جو باوجود محنت و مشقت کے اتنا نہیں کما سکتے کہ باعزت گزر اوقات کر سکیں۔

ہمارے لیڈروں کو ایسا ہی نمونہ بننا چاہیئے تاکہ عوام ان کے نقش قدم پر چلکر اسلام کا وہ مقصد جو دنیا کے تمام مقاصد سے بلند تر ہے۔ اپنی زندگیوں کا چراغ راہ بنائیں۔ اور پاکستان ایک ایسی خوشگوار وحدت بن جائے کہ دنیا کی قومیں اسکے پیچھے چلنا فخر خیال کریں۔

اگر ہمارے زعماء قرآن حکیم کے مقصد کو اپنا مقصد بنا لیں۔ تو یقیناً ان کے درمیان جو چھوٹے چھوٹے اختلافات ہیں وہ یکدم مٹ جائیں۔ قرآن کریم لیڈریا خدمت قوم کا جو معیار پیش کرتا ہے۔ اور جس قسم کی قربانیاں سادات قوم سے چاہتا ہے۔ اگر ان کا عشر عشیر بھی ہمارے زعماء میں پیدا ہو جائے۔ تو پاکستان چند دنوں میں دنیا کی اقوام کی صف اول میں آسکتا ہے۔

قائد اعظم اپنی حیات جسمانی کا دور ختم کر کے اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ لیکن جیسا کہ دنیا کا خیال ہے۔ کہ قائد اعظم کی وجہ سے پاکستان کا شیرازہ پیوست اور مضبوط تھا۔ اور واقعی ایسا تھا بھی۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کی وفات کے بعد بھی جو اتحاد کا سبق انہوں نے دیا ہے۔ اور جس کی طرف وہ ہمیشہ راہنمائی کرتے رہے تھے۔ وہ اثر قائم رہے گا۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ہمارے زعماء عزم استقلال سے قائد اعظم کی ہدایات پر عمل پیرا ہونگے۔ جو وقتاً فوقتاً وہ ان کو دیتے رہے ہیں۔ اور خیال کریں گے۔ کہ آج وہ انسان ہم میں موجود نہیں ہے۔ جس کے پاس ہم اپنے اختلافات لے کر جاتے تھے۔ اور وہ ان کو حل کر دیتا تھا۔ بلکہ اب یہ جذبہ خود ان کے دلوں میں موجزن ہونا چاہیئے۔ کہ پاکستان کی بنیاد اتفاق و اتحاد پر ہی استوار ہو سکتی ہے۔ اور اگر اس عمارت کی ایک اینٹ بھی اپنی جگہ سے کھسکی۔ تو تمام کی تمام عمارت زمین پر آرہے گی۔ اور خدانخواستہ دشمنوں کی خواہشات پوری ہو جائینگی۔ اب ہر ایک لیڈر بلکہ ہر ایک پاکستانی باشندہ کا فرض ہے کہ وہ اس عمارت کی کوئی اینٹ اپنی جگہ سے کھسکنے نہ دے۔ اور ایک ایک اینٹ کی اس طرح نگہبانی کرے کہ گویا تمام عمارت کے قیام کا انحصار اسی ایک اینٹ کے اپنے مقام پر مضبوطی سے پیوست رہنے پر ہے۔

ضروری اعلان

جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ کا تعمیری کام جلدی شروع ہونے والا ہے۔ ہمیں اس کام کے لئے بعض انجینئروں اور اوورسیروں کی امداد کی ضرورت ہے۔ جو احباب اس کار خیر میں آنریری یا بامعاوضہ امداد دینے کے لئے تیار ہوں۔ وہ دفتر نظارت علیا سے خط و کتابت کریں۔

(ناظر اعلیٰ)

مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم مبلغ ارجنٹائن کی کراچی سے روانگی

مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم مولوی فاضل جو ۴ ستمبر کو لاہور سے جنوبی امریکہ میں تبلیغ اسلام کے لئے روانہ ہوئے تھے ۱۵ ستمبر کو کراچی سے ایمپائر ہوینٹ نامی جہاز سے انگلینڈ کے لئے روانہ ہو گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت سے منزل مقصود پر پہونچائے۔

(وکیل التبشیر)

مولوی محمد صدیق صاحب کی مغربی افریقہ سے واپسی

مولوی محمد صدیق صاحب جو بارہ برس سے مغربی افریقہ میں فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ پاکستان کو واپسی کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ ان کے ساتھ وہاں سے کچھ بچے تعلیم کے لئے آرہے ہیں۔ احباب ان کے خیر و عافیت کے ساتھ پہونچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل التبشیر)

طلبہ جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ کے لئے ضروری اطلاع

نظارت تعلیم و تربیت کے فیصلہ کے مطابق آج ۲۶ ستمبر سے جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ کھل گئے ہیں۔ ڈیوٹی پر مقررہ طلبہ کے علاوہ جو طالب نہیں آئے۔ وہ غیر حاضر تصور ہو رہے ہیں۔ پڑھائی کے ہرج کے علاوہ حسب قاعدہ ان سے جرمانہ بھی وصول ہوگا۔ اس لئے سب طلبہ بہت جلد حاضر ہو جائیں۔

(پرنسپل)

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۴۴

مسلمانوں کو فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ عزّت کی موت ذلّت کی زندگی سے بہر حال بہتر ہے

ربوہ میں آباد ہونے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے جلد سے جلد کوشش کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۰ ستمبر ۱۹۴۸ء بمقام رتن باغ لاہور

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

نوٹ: یہ دس ستمبر کا خطبہ ہے جو اسی وقت شائع ہونا چاہیئے تھا مگر خطبہ نویس بلا اطلاع بھاگ گیا۔ اور واپس آکر بھی اس نے سات دن بعد خطبہ دیا۔ یہ خطبہ نویس احمدی ہے۔ اور واقف زندگی۔ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

دنیا کے حالات اتنی جلدی جلدی بدل رہے ہیں۔ کہ کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ کل کیا ہو جائے گا۔ بہت سی قومیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن کی مثال گیہوں میں گھن کی سی ہوتی ہے۔ جب گیہوں پیسا جاتا ہے۔ تو گھن بھی ساتھ ہی پس جاتا ہے۔ بعض زبردست قومیں جن کی منرورتیں دوسروں سے ٹکرانے پر انہیں مجبور کر رہی ہیں۔ جن کی طاقت حد سے بڑھ گئی ہے وہ دنیا کے امن پر اس قدر چھائی ہوئی ہیں۔ کہ باقی دنیا بھی ان کے ساتھ بھنور میں چکر لگائے چلی جاتی ہے۔ جس طرح دریا میں بھنور آتا ہے۔ اور تنکے اور لکڑیاں بغیر تعلق کے اس میں چکر کھاتی چلی جاتی ہیں۔ جس طرح بگولہ آتا ہے تو ہوا بعض فوائد طبعیہ کی وجہ سے چکر کھاتی ہے۔ لیکن گرد و غبار اور کمزور اشیاء بھی ساتھ چکر کھاتی چلی جاتی ہیں۔ وہی حال اس وقت دنیا کا ہو رہا ہے۔

ایک بگولہ اٹھا ہے

جس میں ہوا چکر کھاتی چلی جاتی ہے۔ لیکن گرد بھی ساتھ ہی پریشان ہو رہی ہے۔ جس کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ دنیا کے تیز دھارے میں ایک بھنور آیا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے پانی تو قاعدے کے مطابق چکر کھا رہا ہے لیکن ہزاروں تنکے اور لکڑیوں کے ٹکڑے جن کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مجبور ہیں۔ کہ اسکے ساتھ وہ بھی چکر کھائیں۔ انہیں طاقت نہیں کہ وہ اپنے آپ کو اس بھنور سے نکال سکیں۔

یہ بھنور اور بگولے آتے ہیں تو محدود جگہوں میں آتے ہیں۔ دریاؤں میں بھنور پڑتے ہیں۔ تو محدود جگہوں میں پڑتے ہیں۔ اور باقی علاقے راہ گزروں کے لئے محفوظ رہتے ہیں بگولے آتے ہیں۔ تو زمین کے محدود حصے پر آتے ہیں لیکن یہ بھنور ایسا آیا ہے۔ یہ بگولہ ایسا اٹھا ہے۔ جس کے اثر اور زد سے دنیا کا کوئی کونہ بھی محفوظ نہیں۔ پہاڑوں پر بسر کرنے والے بھی اس سے محفوظ نہیں۔ اور دریاؤں میں بسر کرنے والے بھی اس سے محفوظ نہیں سب کو اس میں داخل ہونا ہو گا۔ اور سب کو اسکے ساتھ چکر کھانے پڑیں گے۔ بگولہ اڑانے والے اور بھنور بنانے والے تسلی پا جائیں گے۔ اس لئے کہ انہوں نے بہت بڑا کام کیا۔ اگر وہ جیتیں گے تو وہ کہیں گے۔ ہم نے کامیابی حاصل کرلی۔ اور اگر ہاریں گے تو کہیں گے کہ ہم ہار گئے تو کیا ہوا۔ ہم نے اپنی تسلی تو کرلی ہے۔ ہم نے اپنا پورا زور تو لگا لیا ہے۔ جیسے شاعر کہتا ہے ؂

شکست و فتح نصیبوں پہ ہے ولے اے میر

مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

ہارنے والا تو کہے گا۔ کہ اس نے خوب مقابلہ کیا اور جیتنے والا کہے گا کہ اس نے

اپنے مقصد کو پالیا

مگر جو بچارے ساتھ یونہی چکر کھا رہے ہوں گے۔ ان کے دل رو رہے ہوں گے۔ اور باقی دنیا ان پر ہنس رہی ہو گی۔ نہ جیتنے والوں کو ان سے دلچسپی ہو گی۔ اور نہ ہارنے والوں کو ان سے کوئی ہمدردی۔ ان کے اس جگہ لے اور بھنور میں پھنس جانے کی کیا وجہ تھی۔ اسے کون جانتا ہو گا۔ آئندہ آنے والے مورخ یہ لکھ دیں گے کہ یہ لوگ بالکل ناکردہ گناہ تھے۔ یونہی اس مصیبت میں پھنسا دیئے گئے تھے۔ اور خواہ مخواہ اس مشکل میں ڈال دیئے گئے تھے۔ لیکن جہاں یہ ٹھیک ہے۔ کہ بگولوں کے پیدا کرنے اور بھنور کو بنانے میں بہت سی مخلوق کا دخل ہے۔ اور اس میں پھنس جانے والوں کے پاس طاقت کم ہے۔ وہاں اس چیز میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ انسان سمجھدار اور باعقل پیدا کیا گیا ہے۔ وہ بے شک مصیبت میں پھنس جاتا ہے۔ مگر مصیبت کے وقت اس کا مقابلہ کرنے سے بھی باز نہیں رہ سکتا۔ جب ایک انسان شہد حاصل کرنے کے لئے مکھیوں کے چھتے کے پاس جاتا ہے۔ اور اس سے شہد لینے کی کوشش کرتا ہے۔ تو ساری دنیا جانتی ہے کہ مکھیاں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ لیکن باوجود اس کے وہ اس کے مقابلہ سے پیچھے نہیں ہٹتیں۔ مکھی ڈنک مارتی ہے۔ چیونٹی اپنے مونہہ سے ڈسنے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ مقابلہ وہی چیز کرتی ہے جسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مقابلہ میں کامیاب ہو جائیگی۔ مکھیاں اور چیونٹیاں دونوں جانتی ہیں۔ کہ وہ مقابلہ میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ مگر اس کے باوجود وہ مقابلہ کو چھوڑتی نہیں۔ پھر انسان اگر اس کے حواس ٹھیک ہیں اس بات کو کب برداشت کر سکتا ہے کہ ایک طاقتور ہجوم اس پر حملہ کر دے۔ بگولے اسے اڑا کر لے جائیں۔ بھنور اسے چکر میں ڈال دیں۔ اور وہ بلا جد و جہد اپنے آپکو اڑنے دے اور بھنور کو چکر دینے دے

حقیقت یہ ہے کہ بگولے میں اڑ جانے اور بھنور میں چکر دینے کے ہزاروں موجب ہو سکتے ہیں اس بگولے میں اڑ جانے اور بھنور میں چکر کھانے کا موجب ہماری کم ہمتی ہے۔ ہمارا مقابلے کو چھوڑنا ہے اور مقابلہ نہ کرنے کی وجہ سے کامیابی کا جو امکان موجود تھا۔ وہ بھی جاتا رہا ہے پس

ہمارا فرض ہے

کہ ہم پوری کوشش سے اس کا مقابلہ کریں۔ اور سستی غفلت اور بزدلی کو پاس نہ آنے دیں۔ یہاں تک کہ دشمن ہتھیار ڈالدے۔ اول تو مقابلہ میں جیتنے کا امکان بھی ہوتا ہے لیکن اگر کوئی ہار بھی جائے۔ تب بھی وہ عزت کے ساتھ اس دنیا سے نکل جائے گا اس وقت دنیا میں جو بھنور پیدا ہوا ہے۔ جو بگولہ اٹھا ہے۔ اسکی ساری زد مسلمانوں پر آتی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو اب فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ کہ ان حالات میں کیا مزید انتظار کرنا مسلمانوں کے لئے مفید ہو سکتا ہے کوئی ایسے امکانات پائے جاتے ہیں۔ کہ ہم آئندہ قوت پکڑ لیں۔ میرے نزدیک یہ بات نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمانوں میں اب بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ اور وہ آہستہ آہستہ آزادی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ یہ بیداری جس رنگ میں ہو رہی ہے۔ اسکی قریب کے عرصہ میں تکمیل کی امید نہیں کی جاتی۔ امید اسی وقت کی جا سکتی ہے۔ جب ہم حقیقی طور پر بہادر بنیں ہمارے اخلاق درست ہوں۔ اسوقت نہ مسلمانوں کے انفرادی اخلاق ہی اچھے ہیں۔ اور نہ قومی اخلاق اعلےٰ ہیں۔ انفرادی اخلاق کے بغیر روحانی فتح نہیں ہو سکتی۔ اور قومی اخلاق کے بغیر جسمانی مادی ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور اخلاق کی درستی کے لئے چاہیئے۔ سب سے پہلے لیڈروں اور راہنماؤں کو چاہیئے کہ

درخواست دعا

اگرچہ ہندوستان گورنمنٹ کی رپورٹوں اور وہاں کے اخبارات میں یہ پروپیگنڈا بڑے زور شور سے کیا جا رہا ہے۔ کہ حیدرآباد ریاست میں پورے طور پر امن و امان کی بحالی کی کوشش جاری ہے مگر ہر اہل بصیرت پر واضح ہے۔ کہ جو خبریں غیر جانبدار ذرائع سے آتی ہیں۔ ان سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ اس امن و امان کی بحالی کے شور کے پردے میں دراصل مسلمانان حیدرآباد کی کامل تباہی کا جوش و خروش کارفرما ہے۔ اور ہر قوم پرست اور ہر مسلمان پر رضاکار ہونے کا الزام لگا کر اسے ظلم و ستم کا تختہ مشق بنایا جا رہا ہے۔ ان حالات میں میں تمام احباب جماعت درویشان قادیان سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ تمام بے گناہ اور محب وطن رضاکاروں اور عام مسلمانوں اور علی الخصوص احباب جماعت احمدیہ دکن اور میرے والدین اور سارے خاندان کے افراد کے حق میں دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے اور انہیں جلد امن کی زندگی نصیب کرے۔ فقط زینب حسن

اپنے اندر خاص تبدیلی پیدا کریں مگر اس طرف
کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ ہر ایک شخص یہ تو چاہتا
ہے کہ وہ حاکم ہو جائے۔ وہ یہ تو چاہتا ہے
کہ یورپ کی غلامی سے آزاد ہو جائے مگر ایک
بھی ایسا نہیں جو شیطان کی غلامی سے آزاد ہونا
چاہتا ہو۔ ایک طرف اگر وہ جھوٹ بولتا جائے
روحانیت کی ہتک کرتا جائے۔ بے ایمانیاں
کرتا جائے ظلم کرتا جائے غریب کی مدد نہ کرے
یتیموں کی طرف کوئی توجہ نہ دے اور اپنے
فرائض کو محنت سے پورا نہ کرے اور باوجود اس
کے وہ دوسری طرف شان و شوکت حاصل
کرنا چاہے تو یہ ناممکن ہے نہ کبھی یہ پہلے ہوا
ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔ اگر وہ شان و شوکت
کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو اُسے انفرادی اخلاق
کو بدلنا پڑے گا۔ سچ۔ محنت۔ حسن سلوک
حسن معاملہ۔ دیانت۔ امانت وغیرہ ان
سب اخلاق کو پیدا کرنا ہوگا۔

دوسری چیز

قومی اخلاق ہیں۔ مسلمانوں کی اس طرف توجہ
ہے مگر اتنی نہیں کہ انہیں پورے طور پر کامیابی
حاصل ہو سکے۔ مثلاً یہ ہوا ہے کہ انہوں نے
آگے قدم رکھا تا چاہا ہے اور یہ ایک حد تک نظر
آرہا ہے مگر ساتھ ہی ایک ایسا طبقہ پیدا ہو گیا ہے
جو اگر دوسرے سے ٹکرا جائے۔ تو وہ اپنے اوپر
قابو نہیں رکھتا۔ دوسرے انفرادی اغراض کو
قوم کیلئے قربان نہیں کیا جاتا۔ یہ دو نقص دُور
ہو جائیں۔ تب ہم دشمن پر فتح حاصل کر سکتے ہیں
اور تب ہم امید کر سکیں گے کہ ہم خدا کی دی ہوئی
قوتوں اور طاقتوں کو استعمال کر سکتے ہیں جس
طرح ایک پہلوان کو جیل خانہ میں بند کر دیا جائے
اُس کے گلے میں طوق ڈال دئے جائیں پاؤں
میں بیڑیاں ڈال دی جائیں تو اُس کے متعلق ہم
یہ نہیں کہہ سکتے کہ اُس میں طاقت اور قوت نہیں
ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنی طاقت اور قوت
کو استعمال نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ایک مسلمان
میں خواہ کتنی دلیری اور جرأت ہو اگر اس کے
انفرادی اور قومی اخلاق کمزور ہیں یا ہے تو وہ
بہادر۔ لیکن اسے اپنے نفس پر قابو حاصل نہیں
توہم نہیں کہہ سکیں گے کہ وہ نفس کے جیل خانے میں ہے وہ
شیطان کے قبضہ میں ہے
جہاں تک

قومی اخلاق کا سوال

ہے۔ مسلمان ترقی کی طرف جا رہے ہیں اور آہستہ
آہستہ آزادی کی طرف بڑھ رہے ہیں لیکن سوال
یہ ہے کہ کیا وہ اتنی جلدی ترقی حاصل کر سکینگے
جتنی جلدی لڑائی شروع ہو رہی ہے بظاہر
ممکن نہیں۔ اب تو ایک ہی چارہ ہے کہ
مسلمان متحد ہو جائیں۔ اور جو کچھ ان کے پاس

ہے وہی ہے کہ دنیا کا مقابلہ کریں۔ جب بعد
میں یہی ہونا ہے تو کیوں نہ ابھی سے اس
پر عمل کیا جائے۔ ہندوستان کے
مسلمان مصیبت میں گرفتار ہیں
انڈونیشیا کے مسلمان محفوظ نہیں۔ مصر
کے مسلمان محفوظ نہیں۔ شام کے مسلمان محفوظ
نہیں۔ ٹرانس جورڈن کے مسلمان محفوظ نہیں
سعودی عرب میں مسلمان امن میں نہیں۔
اور لبنان میں بھی مسلمان خطرہ سے خالی نہیں۔
غرض کوئی بھی ملک ایسا نہیں۔ جہاں مسلمانوں
کو خطرہ لاحق نہ ہو رہا ہو۔ صرف فلسطین کا
ہی مسئلہ درپیش نہیں۔ بلکہ سب مسلمان
ممالک خطرہ کی لپیٹ میں آگئے ہیں۔ عراق
فلسطین کی جنگ میں اس لئے دخل نہیں دے
رہا۔ کہ وہ سمجھتا ہے کہ فلسطین عرب آزادی
سے محروم ہو جائینگے۔ شام اس لئے اس میں
دخل نہیں دے رہا کہ فلسطین کے باشندے
آزادی سے محروم ہو جائیں گے۔ اسی طرح
لبنان اس میں اس لئے شامل نہیں ہو رہا
کہ وہ سمجھتا ہے کہ فلسطین کے مسلمانوں کو نقصان
پہنچے گا کیونکہ لبنان میں تو ایک بڑی تعداد عیسائیوں
کی بھی پائی جاتی ہے۔ سعودی عرب اس لئے
اس میں دخل نہیں دے رہا کہ فلسطین میں
یہودیوں کے غلبہ سے فلسطین کے مسلمانوں
کی عزت میں فرق آجائے گا مصر اس میں
اس لئے دخل نہیں دے رہا کہ وہ سمجھتا ہے
کہ اس سے فلسطینیوں کو نقصان پہنچے گا حقیقت
یہ ہے کہ یہودیوں کی لمبی تاریخ سے یہ بات
معلوم ہوتی ہے کہ یہودیوں کے عربوں کے
خلاف منصوبے بہت خطرناک ہیں۔ یہود
فلسطین کے صرف اس حصہ کو نہیں لینا چاہتے
جس پر انہوں نے قبضہ کر لیا ہے اگر صرف
یہی سوال ہوتا۔ تو عرب کبھی کے اس پر راضی
ہو جاتے۔ وہ صرف اس حصہ کو ہی نہیں لینا
چاہتے بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے یہ حصہ
لے لیا۔ تو پھر وہ آسانی کے ساتھ باقی حصہ کو
فتح کر لیں گے۔ اور اس کے بعد سارے عرب
کو فتح کر لیں گے۔ یہودیوں کی دولت اور
تعداد ایسی نہیں کہ وہ دس ہزار مربع میل میں
سما سکیں۔ یہودیوں کی تعداد دو کروڑ کی ہے
اور دولت کے لحاظ سے وہ ہر قوم سے دو کروڑ
سے زیادہ مالدار ہیں۔ یہودیوں کے دو کروڑ
آدمی یورپین لوگوں کے دو کروڑ سے زیادہ
مالدار ہیں۔ دو کروڑ یہودیوں کی دولت دو کروڑ
امریکنوں سے زیادہ ہے اتنے یہودی اپنے
دو کروڑ باشندوں کو دس ہزار مربع میل
میں ترقی نہیں دے سکتے۔ انہوں نے محسوس
کر لیا ہے کہ ... ان پر جو ظلم ہوتے

آرہے ہیں۔ اور دشمن اُن کو ذبح کرتا آرہا
ہے اس کے لئے جب تک وہ ایک زبردست
حکومت نہ قائم کر لیں۔ وہ عزت کی زندگی
بسر نہیں کر سکتے۔ اور اپنے اُن باشندوں
کے جان اور مال کی حفاظت نہیں کر سکتے۔
جو سلطنت کے قائم ہو جانے کے بعد بھی
دنیا کے مختلف حصوں میں بس رہے ہونگے
اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک

زبردست یہودی سلطنت

قائم کی جائے۔ جہاں اُن کی آبادی کا بیشتر
حصہ بس سکے۔ جہاں وہ مزید دولت
کما سکیں اور یہ ظاہر ہے کہ یہ باتیں اس
تنگ علاقہ میں نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے
انہوں نے یہ تجویز کی ہے کہ پہلے فلسطین
کے ایک حصہ پر قبضہ کر لو۔ پھر آہستہ آہستہ
باقی فلسطین پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ پھر ٹرانس
جورڈن پر قبضہ کر لیا جائے گا کیونکہ وہ بھی
فلسطین کا ایک حصہ ہے پھر شام اور
لبنان پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ اس لئے
کہ اسرائیلی اپنے لمبے دَور میں ان پر قابض
رہے ہیں پھر عرب پر قبضہ کر لیا جائے گا اس
لئے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت یمن
کے کناروں تک تھی۔ پھر مصر پر قبضہ کر لیا
جائے گا۔ اس لئے کہ وہاں وہ آباد تھے
اور انہیں جبراً وہاں سے نکال دیا گیا تھا
اُن کی اس تجویز کے مطابق حکومت اسرائیل
آئندہ شام۔ لبنان۔ ٹرانس جورڈن۔
عرب۔ یمن اور عراق پر مشتمل ہو گی۔
پھر ان سب ملکوں میں بھی وہ ڈیڑھ کروڑ
کے قریب یہودیوں کو اُس وقت ہی بسا سکتے
ہیں۔ جبکہ وہ وہاں کے رہنے والے عربوں
کو مار دیں۔ ورنہ وہ اُن کی زمینوں پر
قبضہ نہیں کر سکتے۔ اُن کے مکانوں پر قبضہ
نہیں کر سکتے۔ اُن کی صنعتوں پر قبضہ
نہیں کر سکتے۔ شہر اور تجارتیں نہیں لے
سکتے۔ اور نہ ہی اپنی دولت کو بڑھا سکتے
ہیں۔ جس طرح مشرقی پنجاب کے متعلق یہ خیال
کیا گیا تھا۔ کہ سکھ اور ہندو پناہ گزین
جو مغربی پنجاب سے آئے ہیں وہ وہاں
بسیں گے اُن کو یہاں بسانے کے لئے ضروری
ہے کہ پہلے مسلمانوں کو نکال دیا جائے۔ پہلے
سکھوں اور ہندوؤں کو بلایا گیا کہ وہ مشرقی
پنجاب آجائیں اور جب وہ آگئے۔ تو پھر یہ
سوال تھا کہ اُنہیں بسایا کس جگہ جائے اس کی
ایک ہی تجویز تھی۔ کہ مسلمانوں کو مار ڈالو
اور ان کی تجارتیں اور زمینیں اپنے قبضہ میں لو

یہی سکیم

بعینہ فلسطین میں بھی چل رہی ہے پس عراق
لڑ رہا ہے اسلئے کہ فلسطین کے بعد وہ بھی
زندہ نہیں رہے گا۔ شام لڑ رہا ہے اس
لئے کہ اُس کی زندگی بھی فلسطین کے بعد خطرے
میں پڑ جائے گی۔ لبنان لڑ رہا ہے اس لئے
کہ وہ جانتا ہے کہ یہاں عیسائیت کا
سوال نہیں۔ ان یہودیوں کو تو زمین اور
مُلک چاہیئے۔ مصر جانتا ہے کہ اگر فلسطین
میں یہودی سلطنت قائم ہو گئی تو اُن کی

آئندہ تجویز

سارے عرب ممالک کو فتح کرنا ہے کیونکہ
یہود قوم اتنے کم رقبہ میں نشوونما نہیں پا سکتی
غرض فلسطین کا جھگڑا شام لبنان۔ عراق
مصر اور سعودی اور یمنی عرب کا
جھگڑا ہے اور یہ سب اسلامی ممالک خطرہ
میں ہیں۔ پنجاب اور دوسرے علاقوں کا
یہی حال ہے یہی حال انڈونیشیا کا ہے۔
افغانستان کے باشندے بہادر ہیں۔
مگر اُن کے پاس کوئی طاقت نہیں وہ صرف
رقابت کی وجہ سے بچے ہوئے ہیں روس
یہ نہیں چاہتا تھا کہ اُن کے بارہ میں کوئی
دوسری حکومت دخل اندازی کرے لیکن
اب روس سمجھتا ہے کہ انگریزوں کے ہندوستان
سے چلے جانے کی وجہ سے اُس کے لئے
موقعہ ہے اسلئے روس کی طرف سے کوشش
کی جا رہی ہے اور یہ روسی ایجنٹ ہی ہیں
جو افغانستان کی حکومت کو پاکستان کے
خلاف بھڑکا رہے ہیں کیونکہ اگر افغانستان
اور پاکستان کے تعلقات خراب ہو جائیں
تو جب وہ افغانستان میں داخل ہوگا تو افغانستان
کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ اب روس
نے افغانستان کے شمالی علاقوں کے متعلق دعوے کرنے
شروع کر دئے ہیں۔ جس کی وجہ سے ملک میں ایک گھبراہٹ
سی پیدا ہو گئی ہے اور پاکستان کی مخالفت اب دب
رہی ہے کیونکہ انہیں یہ نظر آرہا ہے کہ انہیں ہڑپ
کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے
بہرحال مسلمانوں کے بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اب

وقت آگیا ہے

کہ مسلمان غور کریں کہ کیا مزید انتظار اُن کیلئے مفید ہو سکتا
ہے۔ اور اگر مزید انتظار مفید نہیں ہو سکتا
اور پھر بھی یہی صورت باقی رہتی ہے کہ موت یا
فتح۔ تو پھر انتظار کرنے کے معنے ہی کیا ہوئے
اگر ڈاکٹر کسی مریض کے متعلق یہ کہہ دیتا
ہے کہ وہ بغیر اپریشن کے ٹھیک نہیں ہو سکتا
اور اُسے جلد یا بدیر اپریشن کرانا ہی
ہوگا۔ تو پھر اپریشن میں دیر کرنا مریض
کے لئے کسی صورت میں بھی مفید نہیں
ہو سکتا بلکہ دیر کرنا اُس کیلئے اور مضر ثابت ہوگا اور
اُسے زیادہ کمزور کر دیگا اگر بعد میں بھی اپریشن ہی کرانا ہے

تو پھر مزید انتظار کے معنے ہی کچھ نہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ اس وقت تمام مسلمانوں کو مل کر غور کرنا چاہئیے اور فیصلہ کرلینا چاہیئے کہ یا تو وہ ان خطرات کو جو ان کے لئے پیدا ہو گئے ہیں دور کردیں اور یا پھر ختم ہو جائیں اور

عزت کی موت مرجائیں

میں سمجھتا ہوں کہ اگر مسلمان اب بھی بیدار ہو جائیں تو ایسا امکان ہے کہ حالات سازگار ہو جائیں۔ پس مسلمان لیڈروں اور راہنماؤں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اندر خاص تبدیلی پیدا کریں۔ اور ان خطرات کا اکٹھے ہو کر مقابلہ کریں۔ اس صورت میں یا تو وہ ان خطرات پر فتح پالیں گے۔ اور یا عزت کی موت مر جائیں گے۔ جو ذلت کی زندگی سے بہرحال بہتر ہے۔ میں نے اس کے متعلق بہت غور کیا ہے۔ اور پہلے بھی اشارۃً توجہ دلائی ہے کہ اب مزید

انتظار کی ضرورت نہیں

مسلمان لیڈروں اور راہنماؤں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ اور موجودہ حالات کا مقابلہ کریں۔ ورنہ دوسروں کے لئے جگہ چھوڑ دیں۔ تا وہ کشتیٔ اسلام کو اس بھنور سے نکالنے کی کوشش کریں۔

دوسری بات

جس کے متعلق میں کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم سات آٹھ مہینے سے کوشش کر رہے تھے کہ ایک جگہ لی جائے۔ جہاں قادیان کی اجڑی ہوئی آبادی کو بسایا جائے۔ یہ تجویز ستمبر ۱۹۴۷ء میں ہی کر لی گئی تھی۔ اور اس خواب کی بناء پر جو میں نے ۱۹۴۲ء میں دیکھی تھی کہ میں ایک جگہ کی تلاش میں ہوں جہاں جماعت کو پھر جمع کیا جائے اور منظم کیا جائے۔ ہم نے یہاں پہنچتے ہی ضلع شیخوپورہ میں کوشش کی۔ پہلے ہماری یہ تجویز تھی کہ

ننکانہ صاحب کے پاس

کوئی جگہ لے لی جائے۔ تا سکھوں کو یہ احساس رہے کہ اگر انہوں نے قادیان پر جو احمدیوں کا مرکز ہے حملہ کیا۔ تو احمدی بھی ننکانہ صاحب پر حملہ کر سکتے ہیں۔ اس خیال کے ماتحت میں نے قادیان سے آتے ہی آٹھ نو دن کے بعد بعض دوستوں کو ہدایات دے کر ضلع شیخوپورہ بھجوا دیا تھا۔ وہاں ہندوؤں کی چھوڑی ہوئی زمینوں کے متعلق ان کے ایجنٹوں سے بات چیت بھی کر لی گئی تھی۔ اور بعض لوگ زمین دینے پر رضامند بھی ہو گئے تھے۔ لیکن جب اس کا گورنمنٹ کے افسران سے ذکر کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ غیر مسلموں کی چھوڑی ہوئی جائداد فروخت نہ کی جائے ہم نے انہیں کہا کہ ہم بھی ریفیوجی ہیں۔ اس لئے کسی غیر کے پاس زمین فروخت کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ چونکہ ایسا کرنے میں غلط فہمی ہو سکتی ہے اس لئے یہ زمین قیمتاً نہیں دی جا سکتی اسی دوران میں بعض احمدیوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ سکھوں میں ایک طبقہ حد سے زیادہ جوش والا ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ اس تجویز سے فائدہ ہو۔ ایسے لوگ زیادہ شرارت پر آمادہ ہو جائیں۔ ایک دوست نے یہ بھی کہا کہ آپ نے خواب میں جو جگہ دیکھی تھی وہ جگہ تو

پہاڑیوں کے بیچ

میں تھی۔ اور یہ جگہ پہاڑیوں کے بیچ میں نہیں ہے۔ میں نے ایک جگہ دیکھی ہے جو آپ کے خواب کے زیادہ مطابق ہے۔ چنانچہ ایک پارٹی تیار کی گئی۔ اور میں بھی اس کے ساتھ موٹر میں سوار ہو کر گیا۔ وہ جگہ دیکھی۔ واقعہ میں وہ جگہ ایسی ہی تھی صرف فرق یہ تھا کہ میں نے خواب میں جو جگہ دیکھی تھی اس میں سبزہ تھا۔ اور یہاں سبزہ کی ایک پتی بھی نہ تھی۔ یہ جگہ اونچی ہے اور نہر کا پانی اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ میں نے ایک گاؤں کے زمیندار سے پوچھا۔ کہ آیا کسی وقت سیلاب کا پانی اس جگہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ اور ایک درخت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جس کے نیچے ہم کھڑے تھے کہا۔ اگر پانی اس درخت کی چوٹی تک پہنچ جائے تب اس جگہ تک پانی پہنچ سکتا ہے۔ اب حال میں جو سیلاب آیا ہے اس کا پانی بھی اس جگہ سے نیچے ہی رہا ہے اور اس تک نہیں پہنچ سکا۔ لیکن ہم نے سمجھا کہ اگر کوشش کی جائے تو شاید یہاں بھی سبزہ ہو سکتا ہو۔ چنانچہ ہم نے گورنمنٹ سے اس کے خریدنے کی درخواست کی۔ اور اس سے کہا کہ آخر آپ نے ہمیں کوئی جگہ دینی ہی ہے اور کہیں بسانا ہی ہے۔ اگر یہ جگہ ہمیں مل جائے تو جتنے احمدی یہاں بس جائیں گے ان کا بوجھ گورنمنٹ پر نہیں پڑے گا۔ قادیان کے باشندوں کو اگر کسی اور جگہ آباد کیا جائے تو انہیں بنی بنائی جگہیں دی جائیں گی۔ لیکن اگر وہ یہاں بس جائیں تو کروڑوں کی جائداد بچ جائے گی۔ جو دوسرے مہاجرین کو دی جا سکتی ہے۔

قادیان میں دو ہزار سے زائد مکانات تھے جن میں بعض پچاس پچاس ہزار کے تھے اور بعض لاکھ دو لاکھ کے تھے۔ لیکن اگر پانچ ہزار روپے فی مکان بھی قیمت لگائی جائے تو ایک کروڑ کے مکانات قادیان میں تھے۔ اور یہ قیمت صرف مکانوں کی ہے زمین اس سے الگ ہے۔ زمین کی قیمت اس وقت دس ہزار روپے فی کنال تک پہنچ گئی تھی۔ اور پانچ سو ایکڑ کے قریب زمین مکانوں کے نیچے تھی جس کا مطلب یہ ہوا کہ چالیس ہزار کنال زمین پر مکانات بنے ہوئے تھے۔ اگر پانچ ہزار روپیہ فی کنال بھی قیمت لگا دی جائے تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ دو کروڑ کی زمین تھی جس پر مکانات بنے ہوئے تھے۔ گویا تین کروڑ کے قریب مالیت کے مکانات قادیان والے چھوڑ کر آئے ہیں۔ اگر لاہور۔ لائلپور۔ سرگودھا وغیرہ اضلاع میں قادیان کے لوگوں کو بسایا جائے تو پھر وہاں زمین اور مکانات کی قیمتیں قادیان کی زمین اور مکانات کی قیمتوں سے بڑھ کر ہوں گی۔ اگر احمدیوں کو یہ جگہ دیدی جائے اور وہ وہاں بس جائیں۔ تو قریباً

چار کروڑ کی جائداد

بچ جاتی ہے جو دوسرے لوگوں کو دی جا سکتی ہے۔ انہوں نے اس تجویز کو پسند کیا اور کہا کہ قاعدہ کے مطابق اسے پہلے گزٹ میں شائع کرنا ہوگا۔ اور وعدہ کیا کہ وہ نومبر یا دسمبر میں اسے شائع کر دیں گے۔ مگر جب جنوری میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہہ دیا کہ ہم بھول گئے ہیں۔ ہم نے کہا یہ آپ کا قصور ہے ہمارے آدمی آوارہ پھر رہے ہیں۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا خواہ کچھ بھی ہو بہرحال اسے شائع کرنا ضروری ہے تا معلوم کیا جائے کہ اس زمین کا کوئی دعویدار ہے یا نہیں۔ اس کے بعد کہہ دیا گیا کہ جب تک کاغذات کمشنر کی معرفت نہ آئیں کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی ایک مہینہ میں کاغذ کمشنر کے پاس سے ہو کر پہنچے۔ اور اس طرح مارچ کا مہینہ آگیا۔ پھر کہا گیا کہ ان کاغذات پر قیمت کا اندازہ نہیں لکھا گیا اس لئے ہم کوئی کارروائی نہیں کر سکتے۔ پھر دوبارہ کاغذات مکمل کر کے بھیجے گئے۔ پھر افسر مقررہ نے ایک مہینہ بعد تعمیل کی۔ پھر اپریل میں قیمت لگائی گئی۔ پھر یہ سوال اٹھایا گیا کہ کاغذات منسٹری کے پاس جائیں۔ ہم نے کہا کہ یہ کام تو فنانشل کمشنر صاحب خود کر سکتے ہیں۔ مگر کہا گیا کہ یہ کام چونکہ اہم ہے اس لئے کاغذات کا منسٹری کے پاس جانا ضروری ہے۔ کاغذات منسٹری کے پاس بھیجے گئے۔ منسٹری نے کہا ابھی ان پر غور کرنے کیلئے فرصت نہیں آخر ایک لمبے انتظار کے بعد جون میں فیصلہ ہوا۔ اور زیادہ سے زیادہ جو قیمت ڈالی گئی وہ وصول کی گئی یہ واقعات میں نے اس لئے بتائے ہیں کہ گورنمنٹ کے افسران نے ہمارے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی۔ بلکہ ان میں سے بعض کی غفلت کی وجہ سے ہم سال بھر تک اجڑے رہے۔ اب جگہ ملی ہے صرف ایک کمی باقی ہے۔ اگر وہ دور ہو گئی تو جلد آبادی کی کوشش کی جائیگی۔ گذشتہ تلخ تجربوں کے بعد اس نئی اراضی پر مکانات بنانے کے متعلق

چند فیصلے

کئے گئے ہیں۔

۱۔ مکانوں کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں رہنے دیا جائیگا۔ قادیان میں لوگوں نے زمینیں خرید کر کے اسے خالی ہی پڑا رہنے دیا تھا۔ اور مکانات وغیرہ نہیں بنائے تھے۔ جس کی وجہ سے ہم پوری طرح حفاظت کا بندوبست نہ کر سکے۔ ہمیں جو نقصان پہنچا اس کی تمام ذمہ داری انہی لوگوں پر تھی۔ یہ نقصان ان جگہوں کے پر ہو جانے کی صورت میں نہیں ہو سکتا تھا۔ ہم نے آبادی کے اردگرد دیواریں بنانے کی کوشش کی مگر گورنمنٹ نے ہمیں ایسا کرنے سے روکا اور کہا کہ تم سڑکوں کو روکتے ہو۔ چونکہ اس کی مرضی تھی کہ مسلمان یہاں سے نکل جائیں اسلئے اس نے چاہا کہ کسی قسم کی کوئی حفاظتی تدبیر نہ کی جائے۔ اس

تلخ تجربے کے بعد

یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کوئی بھی زمین خریدے اور مکان بنائے۔ مکانوں کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہوگا۔ اور جو مقررہ مدت میں مکان نہیں بنا سکے گا اس کی زمین کسی اور کو دیدی جائے گی جو جلدی مکان بنا سکے۔ اس طرح بستی قلعہ کی صورت میں بدلتی جائے گی۔ ہاں جس کی زمین ہو گی اسے دوسری جگہ پر زمین دیدی جائے گی۔

۲۔ زمین فروخت نہیں کی جائے گی بلکہ ٹھیکہ پر دی جائے گی۔ اور اس کی اصل مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہی رہے گی۔

۳۔ اس وقت زمین سو روپے فی کنال کے حساب سے دی جائے گی۔ پچاس روپے بطور مدیہ مالکانہ اور پچاس روپے شہر کی ضروریات کیلئے۔

۴۔ زمین نوے سال کیلئے ٹھیکہ پر دی جائے گی۔ لیکن شرح کرایہ ہر تیس ۳۰ سال کے بعد بدلتی رہے گی۔ جو کبھی پچاس فیصدی سے زیادہ نہ ہوگی۔

۵۔ زمین پر قبضہ قائم رکھنے کے لئے ہر خریدار سے ایک چھوٹی سی رقم بطور کرایہ وصول کی جائے گی۔ مثلاً ایک روپیہ فی کنال سالانہ۔ اور دس مرلہ پر آٹھ آنے سالانہ۔ اور یہ کرایہ تین پیسے فی مرلہ ماہوار بنتا ہے۔ یہ گورنمنٹ کی نقل کی گئی ہے گورنمنٹ بھی پہاڑوں پر زمین ٹھیکہ پر دیتی ہے۔ میں نے بھی ڈلہوزی ٹھیکہ پر زمین ہی لیکر کوٹھیاں بنائی تھیں۔

۶۔ کسی واحد شخص کو دوکان بنانیکی اجازت نہیں دیجائیگی۔ دوکانیں [illegible]

سلسلہ کی ملکیت

ہونگی۔ ٹھیکہ پر لی ہوئی زمین میں صرف رہائشی مکان بنانیکی اجازت ہوگی۔ کیونکہ بہت سی آوارگی دوکانوں کے ذریعہ پھیلتی ہے قادیان میں ہم دیکھتے تھے کہ آوارہ مزاج لوگ عموماً دوکانوں پر بیٹھا کرتے تھے اور جب دوکانداروں کو ان کے منع کرنے کیلئے کہا جاتا تھا۔ تو وہ مقابلہ کرنے کیلئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ کیونکہ ان کی وجہ سے

اُن کی بکری زیادہ ہوتی تھی۔ اور اس طرح دوکانیں آوارہ گردی کا ایک اڈہ بن کر رہ جاتی تھیں۔ بہرحال اس نئے قصبہ میں دوکانیں کسی شخص واحد کی ملکیت نہیں ہوں گی۔

(۷) الفضل میں اعلان شائع ہونے کی تاریخ سے لیکر ایک مہینہ تک ہدیہ مالکانہ

ایک سو روپیہ فی کنال

لیا جائے گا۔ اس کے بعد ہر سال یہ رقم بڑھتی جائے گی۔ یہ معیاد پندرہ اکتوبر کو ختم ہو جائے گی۔ اس وقت تین سو تیس کنال اراضی کی درخواست آچکی ہے۔ روشنی، پانی، سڑکوں اور دیگر انتظامات کے لئے پانچ لاکھ روپے کے اخراجات کا اندازہ ہے۔ سکولوں۔ کالجوں پر بھی پانچ لاکھ کا اندازہ ہے تو دس لاکھ کے قریب مزید خرچ ہوگا۔ اور وہاں بسنے والوں نے ہی اُن سے فائدہ حاصل کرنا ہے۔ اس لئے یہ اخراجات زمین کی قیمت سے ہی نکالے جائیں گے۔ صرف چار پانچ سو ایکڑ زمین شہر میں لگ سکے گی۔ باقی زمین ایسی نہیں کہ اس پر مکان بن سکیں۔ پس اس زمین میں سے یہ اخراجات نکالے جانے ضروری ہیں۔

(۸) دوکانوں کی عام اجازت نہ ہوگی۔ بلکہ ضرورت کے مطابق نائیوں، دھوبیوں، موچیوں وغیرہ کی دکانیں ہوں گی۔ اور گنجائش کے مطابق دکانیں کھولنے کی اجازت دی جائے گی۔

(۹) بڑے کارخانے کھولنے کی کسی شخص واحد کو اجازت نہیں دی جائے گی۔ بلکہ جو بھی کارخانے کھولے جائیں گے۔ ان میں سب شہریوں کا حصہ ہوگا۔

(۱۰) یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ کچھ زمین اِن لوگوں کو دی جائے گی۔ جو غربا ہیں۔ اور قادیان میں اُن کے مکانات تھے۔ یہ جگہ مفت دی جائے گی۔

(۱۱) دوکانات بنانے میں ایسا کام جس میں فنی مہارت کی ضرورت نہ ہو۔ باہمی تعاون سے کیا جائے گا۔ اور اپنے ہاتھوں سے کیا جائے گا۔

(۱۲) جو قواعد اس بارہ میں حکومت یا سلسلہ کی طرف سے جاری ہوں۔ اُن کی پابندی زمین لینے والوں کے لئے ضروری ہوگی۔

پس ایسے دوست جو اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور اس نئے مرکز میں مکانات بنانا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ ایک مہینہ کے اندر اندر سو روپیہ فی کنال کے حساب سے ہدیہ مالکانہ /۵۰ روپے اور ابتدائی انتظامات کے لئے پچاس روپے خزانہ میں جمع کرا دیں تا پہلے گروپ میں وہ شامل کر لئے جائیں۔ احمدیت نے بہرحال بڑھنا ہے۔ یہاں کی زمینوں کا بھی وہی حال ہوگا جو قادیان کی زمینوں کا ہوا۔ یہ جگہ

پاکستان کا مرکز

رہے گی اور قریب کے مرکزوں سے زیادہ تعلق ہوتا ہے۔ پس جو شخص زمین لینا چاہے انہیں جلدی کرنی چاہیئے۔ اور یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ زمین ٹھیکہ پر دی جائے گی۔ دوکانیں بنانے کا یا دوکان مکان میں کھولنے کا کسی کو اختیار نہ ہوگا بلکہ دوکانیں سب سلسلہ کی ملکیت ہوں گی۔ اور پھر جو زمین لے وہ قواعد کو اچھی طرح سے سمجھ کر لے تا بعد میں اُسے کسی قسم کی شکایت نہ ہو۔ یہ امر ظاہر ہے۔ کہ مرکز سلسلہ کی آبادی انشاء اللہ جلد ترقی کر جائیگی اگر دوست چھوٹے چھوٹے مکان تعمیر کر لیں۔ تو وہ کمرے کرایوں پر چڑھا سکیں گے۔

خطرہ کا دن آنے والا ہے اس سے پہلے تیار ہو جاؤ

"مت سمجھو کہ خطرہ گزر گیا ہے۔ خطرہ اس سے بھی زیادہ شدید پیش آنے والا ہے جتنا کہ پیچھے آیا۔ اگر اس کے آنے سے پہلے ہم لوگ تیاری کر لیں۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ دوستوں ہماری جماعت پر دور تفضل کرے گا۔ لیکن اگر ہم غفلت کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ غنی ہے وہ اُن لوگوں سے جو اس کے بنائے ہوئے قانون سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ بیزاری ظاہر اور اُن کی مدد سے دستکش ہو جاتا ہے۔ پس وقت کو سمجھو۔ اپنے اندر پیدا کرو۔ ہر قسم کی مالی اور جسمانی قربانی کرنے اور وقت کو ضائع ہونے سے بچانے کی پوری کوشش۔ جب تک انسان اپنے آپ پر موت وارد نہیں کرتا۔ اور ایک نیا وجود نہیں بن جاتا۔ اُس وقت تک اس کی عادتیں دور نہیں ہوتیں۔ پس اپنے پہلے وجود کو مار دو۔ اور ایک نیا وجود پیدا کرو۔ تاکہ تمہاری سستی اور غفلت کی عادتیں جاتی رہیں۔ خطرہ کا دن آنے والا ہے۔ اس سے پہلے پہلے تیار ہو جاؤ۔ تاکہ تمہاری قربانی کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی غیرت بھی بھڑکے۔ اور وہ کہے کہ میرے بندوں سے جو کچھ ممکن تھا۔ وہ انہوں نے کر لیا۔ اب جو کسر باقی ہے وہ مجھے پوری کرنی چاہیئے۔" احباب جماعت کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وہ خطرہ سے پہلے تیاری کر لیں۔ اس کی مالی شق کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "تحریک ستمبر" کے نام سے موسوم فرمایا ہے جس کا خلاصہ حضور ہی کے الفاظ میں درج ہے۔

اس سال جو تحریک کی گئی ہے۔ اس کا ادنیٰ درجہ ½۱۶ فی صدی ہوگا۔ اور اُوپر کا درجہ ½۳۳ تک کا بشرطیکہ کسی کے پچھلے موجودہ چندوں کی مقدار ½۱۶ فی صدی سے زیادہ ہو جاتی ہو۔ ایسی صورت میں وہ اپنے موجودہ چندہ کے مطابق چندہ دے گا۔

(نظارت بیت المال)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے مخاطب ہوا کریں:۔ (ایڈیٹر)

ضروری اعلان برائے اطلاع جماعتہائے احمدیہ

مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۹۴۸ء کو بروز سوموار صیغہ امانت اور دفتر محاسب معہ عملہ و متعلقہ ریکارڈ چنیوٹ منتقل ہو رہے ہیں اور ۵ر اکتوبر ۱۹۴۸ء سے چندوں کی وصولی اور صیغہ امانت کے لین دین کا انتظام انشاء اللہ چنیوٹ میں شروع ہو جائے گا۔

احباب جماعت نوٹ فرما لیں۔ کہ یکم اکتوبر سے ۳ر اکتوبر تک لاہور میں دفتر محاسب اور صیغہ امانت بند رہیں گے۔ اور کوئی لین دین نہیں ہوگا۔ اس لئے احباب کو چاہیئے۔ کہ یکم اکتوبر سے جماعتی چندے اور امانت کا روپیہ محاسب صدر انجمن احمدیہ معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ کے پتہ پر ارسال فرمادیں۔ اور اسی طرح اپنی امانت میں سے روپیہ نکلوانے کے لئے آرڈر اور تمام ڈاک متعلقہ چندہ جات و امانت وغیرہ لاہور کی بجائے مذکورہ بالا پتہ پر بھیجا کریں:۔ (محاسب صدر انجمن احمدیہ)

انسپکٹران بیت المال توجہ فرماویں!

تمام انسپکٹران بیت المال کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر یکم ماہ کا بل سفر خرچ دوسرے ماہ کی ۱۰ تاریخ تک مرکز میں موصول نہیں ہوا۔ تو اس کے پاس نہ ہونے کی ذمہ داری انسپکٹر متعلقہ پر ہوگی۔ لہٰذا تمام انسپکٹران بیت المال نوٹ کر لیں:۔ (نظارت بیت المال)

ربوہ (نیا مرکز) میں مکان

ہونے کے لئے جو اصحاب خود وہاں جا کر مکان نہیں بنوا سکتے ان کے لئے ہم انتظام کر رہے ہیں۔ کہ ان کے لئے یہ خدمت ہم سر انجام دیں۔ ایسے اصحاب فوری طور پر ہمیں اپنے تمام ارادہ سے مطلع کریں:۔ (وکیل التجارت۔ تحریک جدید۔ جودھامل بلڈنگ لاہور)

تلونڈی جھنگلاں کے احباب فوراً توجہ دیں۔

اگر کوئی دوست بشیر محمد، سردار محمد ولد فتح محمد ساکنہ تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور کے متعلق جانتے ہوں کہ وہ کہاں پر رہتے ہیں یا اگر یہ اعلان خود اُن دوستوں کی نظر سے گزرے۔ تو وہ فوراً اپنی جائے رہائش سے اطلاع دیں۔ اور خود آکر جلد از جلد اپنی ہمشیرہ کو ملیں۔ ان کے نہ ملنے کی وجہ سے اُس کی صحت دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ ہجرت کے بعد ابھی تک ان کا پتہ نہیں ملا۔ جاننے والے دوست پتہ معہ رجسٹری اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ محمد اسمٰعیل معرفت فضل دین حوالدار میجر انسٹرکٹر پاکستان نیشنل گارڈ مکان نمبر ۱/۶ کمال سٹریٹ گنج مغلپورہ لاہور

اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا۔ میں اُمید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اُس کے مال میں کمی رہ جائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں۔ کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔"

مالی خدمت کے موقع بار بار نہیں آتے۔ اور کسی کو یہ بھی کیا خبر ہے۔ کہ کل اُسے ایسی خدمت کی توفیق بھی ملے گی یا نہیں۔ مال وہ ڈھلتی چھاؤں ہے۔ آج اس کے پاس ہے۔ تو کل اس کے پاس۔ پس اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا۔ کیونکہ اس کے بعد وہ وقت بھی آنے والا ہے۔ کہ سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کیا ہوا اس وقت کے دیئے ہوئے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا مال بڑھانے کا یقینی ذریعہ ہے۔ اور بخل میں مال کا یقینی خسارہ ہے۔ مالی خدمت کی توفیق خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان سے ملتی ہے۔

اس سال حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو تحریک جاری فرمائی ہے اسکا ادنیٰ درجہ ساڑھے سولہ فیصدی اور اوپر کا درجہ ½۳۳ تک کا ہے۔ بشرط کے ساتھ کہ کسی کے پچھلے موجودہ چندوں کی مقدار ساڑھے سولہ فیصدی سے زیادہ نہ ہو۔ ایسی صورت میں وہ اپنے موجودہ چندہ کے مطابق چندہ دیگا۔ پس خوش نصیب ہے وہ جو حضور کی آواز پر لبیک کہہ کر اپنی ایمانداری پر مہر لگاتا ہے۔ (نظارت بیت المال)

ولادت

۲۰ ستمبر کا دن جماعت احمدیہ کے لئے۔ پاکستان کے مرکز کے افتتاح کا دن ہے۔ اسی دن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے اس مرکز "ربوہ" کا افتتاح فرمایا۔ جماعت احمدیہ احمد نگر کے پریذیڈنٹ پروفیسر چوہدری عبد الرحمٰن خان صاحب بنگالی بی۔ اے۔ بی ٹی کو ۲۰ ستمبر کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں اس بچے کا نام جلال الدین تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور اسے ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ دعا گو: ابو العطاء جالندھری

یورپ سے یہودی دھڑا دھڑ فلسطین پہنچ رہے ہیں

لندن ۲۷ ستمبر: مشرقی یورپ سے جو خبریں یہاں پہنچ رہی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کی رفتار پہلے کی نسبت بہت زیادہ تیز ہو گئی ہے۔ بلغاریہ سے بالخصوص یہودی کثیر تعداد میں فلسطین جا رہے ہیں۔ وہاں یہودیوں کی روانگی کا اہتمام کرتے اور اس کی نگرانی کرنے کے لئے ایک انجمن قائم کی گئی ہے جسے بلغاریہ کی حکومت نے تسلیم کر لیا ہے۔ اس انجمن کے دس ممبر اشتمالی ہیں۔

اطالیہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گذشتہ چار ہفتوں میں ۱۲ ہزار تارک وطن یہودی فلسطین روانہ ہو رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے یہودی کاؤنٹ برناڈوٹ کی تجاویز کو منظور کرنے سے قبل تمام دنیا کے مختلف حصوں سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہودیوں کو فلسطین بلانے کی کوشش کر رہے ہیں (اسٹار)

مکہ معظمہ کی طرف محمل کا سفر!

قاہرہ ۲۷ ستمبر: روایاتی تقریبات کے ساتھ اور عام جوش اور اشتیاق کی حالت میں محمل شریف کا مکہ معظمہ کی جانب سالانہ سفر شروع ہو گیا ہے جب اونٹوں کے کاروان نے اپنا سفر شروع کیا۔ تو ہزاروں افراد اس دلکش منظر کو دیکھنے کے لئے قاہرہ کی سڑکوں پر جمع ہو گئے۔ الازہر کے شیخ شنوانی علماء کابینہ کے وزراء اور مہمان عرب لیڈروں نے اس تقریب میں حصہ لیا (اسٹار)

بیت المقدس کا حفاظتی علاقہ

بیت المقدس ۲۶ ستمبر: بین الاقوامی صلیب احمر کے گورنمنٹ ہاؤس میں نمائندہ بین الاقوامی صلیب احمر کے گورنمنٹ ہاؤس میں نمائندہ بین الاقوامی صلیب احمر کے وفد کے رئیس ڈاکٹر حکسن ڈی ریٹنر اور جنوبی فلسطین میں بین الاقوامی صلیب احمر کے نمائندے ڈاکٹر فاصل اور ڈاکٹر ملھینگ کے مابین ایک کانفرنس کے بعد یہ اعلان کیا گیا۔ کہ صلیب احمر گورنمنٹ ہاؤس اور حفاظتی علاقہ کو خالی کرنے کا خیال نہیں رکھتی ہے۔

مجاہدین کشمیر کیلئے گرم کپڑے یہ وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے

سینکڑوں کی تعداد میں عورتیں فرسٹ ایڈ اور اے۔ آر۔ پی کا کام سیکھیں

لاہور ۲۷ ستمبر: ... ہال میں لاہور کی خواتین کے ایک اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے بیگم لیاقت علی خان نے کہا۔ قوم کے رہنما کا سایہ سر سے اٹھ جانے کے صدمے کو ہمارے دل ہی جانتے ہیں۔ لیکن اس غم کے باوجود ہمارا فرض یہ ہے۔ کہ ہم ہر حالت میں اپنے اللہ کے حضور سر تسلیم خم کر دیں ہمیں غم کی بجائے اس راستے پر چلنا چاہیئے جو انہوں نے ہمیں دکھایا ہے۔

آپ نے کہا۔ کہ قائد اعظم کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی۔ کہ وہ پاکستان کو طاقتور اور خوشحال دیکھنا چاہتے تھے۔ اتحاد۔ ایمان اور تنظیم ان کا مقولہ تھا آپ دہرایا کرتے تھے۔ کہ انہیں تین باتوں سے ہم پاکستان بنا سکے۔ اور انہیں سے ہم منزل کامرانی پر پہنچ سکتے ہیں

بیگم لیاقت علی خان نے کہا۔ اس وقت ہم ہی نہیں۔ بلکہ ساری دنیائے اسلام ایک خطرناک دور میں سے گذر رہی ہے۔ اور اگر خدانخواستہ اس امتحان میں ہم ناکام رہے۔ تو ساری دنیائے اسلام خطرے میں پڑ جائے گی۔ حکومت اور ہم ایک مشین کے دو پرزے ہیں۔ اور دونوں پرزوں کے ایک ساتھ کام کرتے ہی سے نظم و نسق کی یہ مشین چل سکتی ہے۔

اس کے بعد آپ نے مسلم لیگ کی اہمیت اس سے کماحقہ وابستگی اور اس کو مضبوط بنانے کی تلقین کرنے کے بعد کہا عورتیں کئی سال سے پیچھے جدوجہد میں رہی ہیں۔ کہ آزادی ملنے پر بھی انہیں اپنے حقوق و فرائض سے واقفیت نہیں ہوئی ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اپنے فرائض کو نیک نیتی سے انجام دیں۔ فرائض کی یہ انجام دہی ہمیں ہمارے حقوق حاصل کرنے میں مدد دے گی آپ نے کہا اس وقت سب سے ضروری کام مجاہدین کشمیر کی امداد ہے ان کے لئے بہت زیادہ کپڑے بننے چاہئیں۔ سردی آ رہی ہے ... اتنا سامان تیار کر دینا چاہیئے۔ کہ کوئی مجاہد ننگا نہ رہ جائے دوسری ضروری ضرورت یہ ہے۔ کہ عورتیں سینکڑوں کی تعداد میں فرسٹ ایڈ اور A R P کا کام سیکھیں۔ دشمنوں کی پھیلائی ہوئی افواہوں کی پرزور تردید کریں اور اس کے پراپیگنڈے کو کسی صورت کامیاب نہ ہونے دیں (نامہ نگار خصوصی)

ہندوستان سلامتی کونسل کی رکنیت کی کوشش نہیں کرے گا

پیرس ۲۷ ستمبر: اقوام متحدہ میں شامل ہونے والے وفد نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ سلامتی کونسل میں خالی ہونے والی تین نشستوں میں سے ایک نشست کے لئے انتخاب نہیں لڑے گا۔ ان نشستوں کا انتخاب موجودہ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ہندوستان اپنا وہ ریزولیوشن بھی واپس لے لیگا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ سلامتی کونسل کی نشستوں کو منطقہ وار تقسیم کیا جائے۔

ہندوستان کے مندوب سر راما سوامی مدلیار نے اسٹار کے نامہ نگار کو ایک ملاقات کے دوران میں بتلایا۔ ہندوستان کے بہت سے اہم مسائل سلامتی کونسل کے سامنے پیش ہیں۔ ان میں سے کشمیر کا مسئلہ بہت زیادہ اہم ہے۔ اس لئے وہ اپنے جائز دعویٰ کو چھوڑ کر ایک نہایت عمدہ مثال قائم کرنا چاہتا ہے۔ (اسٹار)

برناڈوٹ کی اسکیم پر شامی ردعمل

دمشق ۲۷ ستمبر: جب سے مسٹر بیون نے فلسطین کے متعلق بیان دیا ہے۔ اس وقت سے شام کے صدر اور شام کے وزیر اعظم میں مسلسل ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔ تاکہ شامی وفد کو شامی ردعمل کے متعلق ہدایات روانہ کی جا سکیں۔

اخبار "النصر" نے مسٹر بیون کے بیان کو بجلی کی کڑک سے تشبیہ دی ہے۔ جو لوگ برطانیہ کو عربوں کا دوست خیال کرتے تھے۔ ان کے لئے یہ بیان بہت ہی صدمے کا باعث ہوا ہے۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

حیدرآبادی وفد کا اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نام خط

پیرس ۲۷ ستمبر: نظام حیدرآباد نے جو اقوام متحدہ کے نام پیغام روانہ کیا ہے۔ اس سے شبہات پیدا ہونے کی وجہ سے اقوام متحدہ میں شامل ہونے والے حیدرآبادی وفد نے نواب معین نواز جنگ کے ایما پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نام ایک مکتوب روانہ کیا ہے اس خط میں سلامتی کونسل سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ حیدرآباد کے حالات کا مطالعہ کرے۔ تاکہ اس کو یہ اندازہ ہو جائے۔ کہ نظام کے پیغام کی کہاں تک اصلیت ہے۔

خط میں یہ دلیل دی گئی ہے۔ کہ وفد کے پاس ایسے کوئی ذرائع موجود نہیں ہیں۔ جن سے وفد کو یہ معلوم ہو سکے کہ یہ پیغامات درست ہیں یا غلط۔ اصل بات جس کو حیدرآباد کا وفد واضح کرنا چاہتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ نظام آج کل جو کچھ کام کر رہے ہیں۔ اس میں خود ان کی مرضی کو دخل نہیں ہے بلکہ ہندوستان انہیں تمام کاموں کے لئے مجبور کر رہا ہے۔ انہوں نے یہ امید ظاہر کی ہے۔ کہ سلامتی کونسل حیدرآباد کے واقعات پر کافی نظر رکھیگی

حیدرآبادی وفد کا کہنا ہے کہ ہندوستانی وفد اور حیدرآبادی وفد کے درمیان جو مراسلات درواتہ کرنے کی کوشش جاری ہے۔ وہ بالکل غیر سرکاری ہے۔ حیدرآباد کے وفد کے لیڈر نواب معین نواز جنگ ابھی تک پیرس سے واپس نہیں آئے (اسٹار)

ٹرکی اور اسرائیل کے درمیان معاہدہ

دمشق ۲۷ ستمبر: اسرائیل کے ساتھ ڈاک و تار کا انتظام کرنے کے متعلق ترکی کے معاہدہ پر یہاں بڑے تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے اور توقع ہے کہ عرب حکومتیں ایک احتجاج روانہ کریں گی (نظام)

اقوام متحدہ کے قائم مقام ثالث اور اسرائیلی وزراء کو قتل کی دھمکی

تل ابیب ۲۷ ستمبر: اطلاعات ہیں کہ جماعت اسٹرن گینگ کی وزیر اعظم بن گوریان اور ان کی کابینہ کو ہلاک کرنے کی دھمکی موصول ہونے کے بعد اسرائیلی وزراء کو ہتھیار اور آتشین اسلحہ دے دئے گئے ہیں۔ اور ان پر محافظوں کو مقرر کر دیا گیا ہے۔ ان لوگوں کو اس جماعت کے دہشت گردی کرنے والے دستہ کی جانب سے جو خطوط موصول ہوئے ہیں ان میں کہا گیا ہے۔ کہ تم نے ہمارے خلاف جو کچھ کیا ہے۔ وسیع پیمانے پر جو گرفتاریاں اور مظالم کئے ہیں۔ اس کے بدلے میں ہم تم کو ہلاک کر دیں گے

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

پاکستان میں نیوز ایجنسی کے قیام کی تجاویز

کراچی ۲۷ ستمبر آج صبح کراچی میں پاکستان میں نیوز پیپرز ایڈیٹرز کی سٹینڈنگ کمیٹی نے وزیر اطلاعات ونشریات خواجہ شہاب الدین سے ملاقات کی ۔ اور پاکستان میں ایک الگ خبر رساں ایجنسی قائم کرنے سے متعلق تجاویز پیش کیں ۔

یوگوسلاوی فوج سے روس کے حامی عناصر کا اخراج

لنڈن ۲۶ ستمبر مارشل ٹیٹو اپنی فوج کو روس کے حامی عناصر سے پاک کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے ۔ اس نے ان عناصر کا اخراج کر کے اپنے اقتدار کے لئے سب سے بڑے خطرہ کو دور کر دیا ہے ۔ یہ اخراج چیف آف اسٹاف جنرل جوانوویچ کے رومانیہ فرار ہونے کی کوشش کے بعد شروع ہوا ۔ (اسٹار)

دمشق ۲۶ ستمبر ۔ شام کے وزیر داخلہ نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اس بات کا یقین دلایا ہے کہ سنسر شپ صرف فلسطینی علاقہ سے آنیوالی اطلاعات تک محدود ہو گی (اسٹار)

آزاد فوج کی شاندار کامیابی

تراڑکھل ۲۷ ستمبر ۔ حکومت آزاد کشمیر کی وزارت دفاع کا امروزہ اعلان مظہر ہے کہ آزاد فوج نے اوڑی کے محاذ پر ایک ہندوستانی چوکی کو نشانہ بنایا ۔ جس سے دشمن کو شدید نقصان پہنچایا ۔ نوشہرہ کے مقام پر دشمن کے ایک زبردست حملہ کو روک کر جارحانہ اقدام کیا گیا ۔ جس کی تاب نہ لا کر دشمن پسپا ہو گیا ۔ اور بہت سے مقتولین اور مجروحین میدان میں چھوڑ کر بھاگ گیا ۔ نوشہرہ کے مغرب میں آزاد فوجوں نے جو حملہ کیا تھا ۔ اس میں چھوٹی توپیں بھی استعمال کی گئیں ۔ جن کے گولے ٹھیک دشمن کی چوکیوں پر پڑتے رہے ۔ راجوری کے شمال میں دشمن کے سخت حملہ کو روک دیا گیا ۔ اور اسے سخت نقصان پہنچایا گیا ۔

یہود کی بربریت

بیت المقدس ۲۷ ستمبر حیفہ میں یہود کے قبضہ سے پہلے ۷۰ ہزار عرب بستے تھے ۔ لیکن اب صرف چار ہزار عرب وہاں رہ گئے ہیں ۔ باقی ماندہ عربوں پر ہر قسم کے ظلم وستم کی مشق کر رہے ہیں ۔ ان کے اس ظالمانہ سلوک کی وجہ سے تمام عرب ممالک میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ، اور وہ بھی یہودی آبادی سے انتقام لینے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

انجمن صلیب احمر کا طبی وفد محاذ کشمیر پر

لاہور ۲۷ ستمبر ۔ کل رات صلیب احمر کا ایک طبی وفد کشمیر میں مجروحین کی اعانت کے لئے روانہ ہوا ۔ گورنر مغربی پنجاب ۔ وزیر اعظم اور دیگر زعماء حکومت رضاکار ڈاکٹروں کو الوداع کہنے کے لئے لاہور ریلوے سٹیشن پر موجود تھے ۔ جب گاڑی روانہ ہوئی ۔ تو کثیر التعداد شہری عوام نے پاکستان زندہ باد کے نعروں سے انہیں الوداع کیا ۔ یہ وفد ۲۳ ڈاکٹروں پر مشتمل تھا ۔

لاہور ۲۷ ستمبر ۔ وزیر اعظم پاکستان نے ایک نشری پیغام میں تمام ان لوگوں کا جنہوں نے قائد اعظم کی وفات پر اظہار ہمدردی کیا ہے ۔ شکریہ ادا کیا ہے ۔

تعلیمی مشاورتی بورڈ کی کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۲۷ ستمبر تعلیمی مشاورتی بورڈ کی مقرر کردہ کمیٹی کا چار روزہ اجلاس آج منعقد ہوا ۔ یہ کمیٹی اردو کی آسان طرز تحریر پر غور کرنے کے علاوہ تعلیم بالغان ۔ اساتذہ کی تربیت ۔ سکول میں فوجی ڈرل اور ورزش وغیرہ جیسے اہم امور کو بھی زیر بحث لائے گی ۔

امن پسند اقوام ایک سیاسی دستاویز پر دستخط کر دیں

نیو یارک ۲۷ ستمبر (بذریعہ فضائی ڈاک) امور خارجہ نامی جریدہ میں اس کے مدیر مسٹر ہملٹن فش اور مسٹر آرمسٹرانگ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ دنیا کی امن پسند قوموں کو ایک سیاسی دستاویز پر دستخط کرنے چاہئیں جس میں وہ اپنے آپ کو اس کا پابند بنائیں کہ مجلس تحفظ میں جو فیصلے راؤں کی اکثریت سے ہوں گے ۔ اور جن میں حق استرداد رکھنے والے پانچ قوموں میں سے صرف چار شامل ہوں گے ۔ وہ ان پر عمل درآمد کریں گے ۔ (اسٹار)

جو آنکھ پاکستان کی طرف بدنیتی سے اٹھیگی وہ آنکھ نکال دی جائیگی اور جو ہاتھ بد ارادے سے بڑھیگا اُسے پڑھنے سے پیشتر ہی کاٹ دیا جائیگا

ہماری تیاریاں غاصبانہ نیت سے نہیں ہم امن پسند ہیں اور پاکستان کو امن صلح اور آشتی کی تجربہ گاہ بنانا چاہتے ہیں

مسلمانان لاہور کے عظیم الشان اجتماع سے وزیر اعظم پاکستان کا خطاب

کل یونیورسٹی گراؤنڈ لاہور میں مسلمانان لاہور کے ایک مجمع عام کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل مسٹر لیاقت علیخاں نے فرمایا ہم پاکستان کو ایک ایسی تجربہ گاہ بنانا چاہتے ہیں جو دنیا کو امن ۔ صلح اور آشتی کا پیغام دے سکے جو آج سے ۱۳۰۰½ سو سال پہلے اسلام نے دیا تھا ہم اگر دفاع کے سلسلے میں کوئی تیاریاں کر رہے ہیں تو ہماری نیت یہ نہیں کہ ہم کسی ملک پر کسی قسم کا کوئی غاصبانہ قبضہ کرنا چاہتے ہیں ۔ بلکہ ہماری تیاریوں کا مقصد محض اپنے وطن اور محبوب سرزمین کا تحفظ ہے اور بدنظری سے پاکستان کیطرف دیکھنے والوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ آنکھ جو بدنظری سے اس محبوب متاع کیطرف اٹھیگی وہ نکال دی جائیگی ہم اُن میں سے نہیں ہیں کہ ایک گال پر تھپڑ کھا کر دوسرا دشمن کی طرف پھیر دینگے ۔ بلکہ جو ہاتھ اس ارادے سے اٹھیگا اُسے اُٹھنے سے پیشتر ہی کاٹ دیا جائیگا ۔

آپ نے کہا اب ہر پاکستانی کے دل میں یہ یقین مستحکم ہو جانا چاہیئے کہ پاکستان پر کوئی آنچ نہیں آ سکتی دشمن اس پر یورش کر کے کامیاب ہو سکیگا یہ شیطانی وسوسہ ہے پاکستان سے زیادہ کوئی چیز ہمارے لئے محبوب نہیں ۔ اور ہم اُس کے تحفظ کیلئے اپنی عزیز سے عزیز چیز بھی قربان کر دینگے ۔

لاہور ۔ ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ۲۷ ستمبر

قائد اعظم سے مسلمانان پاکستان کی والہانہ عقیدت بے مثال اعتماد اور قائد اعظم کی بے وقت وفات حسرت آیات پر مسلمانان پاکستان کے غم والم اور دفاعی تعطل کا ذکر کرنیکے بعد آنریبل مسٹر لیاقت علیخاں نے فرمایا ہمارے لیڈر کے ساتھ قوم کی صلاحیت ختم نہیں ہو گئی ہمارے بدخواہوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قوم کی جس صلاحیت اور ہمت نے پاکستان قائم کیا تھا وہ آج بھی اُسمیں موجود ہے پاکستان قائم ہے اور قائم رہیگا اور دنیا کی کوئی قوم اُسے مٹا نہیں سکتی ۔

آپ نے فرمایا مقام مسرت ہے کہ ہمارے وہ بھائی جو قائد اعظم کی وفات سے پہلے پاکستان پر شدید نکتہ چینی کیا کرتے تھے اُنہوں نے بھی اب اس نازک وقت کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے مجھ سے ملاقاتیں کی ہیں اور خطوط لکھے ہیں کہ اب وہ بھی ہر اشارے پر پاکستان کی خدمت کرینگے ۔ آپ نے کہا یہ دور اسقدر نازک ہے کہ اگر کسی کو حکومت پر کوئی شکوہ ہے بھی تو اُسے فراموش کر دینا چاہیئے اور تمام اختلافات کو مٹا کر ایک جان اور ایک دل ہو کر پاکستان کے استحکام میں لگ جانا چاہیئے ۔ وزیر اعظم نے فرمایا حکومت اور عوام در اصل ایک چیز کے دو نام ہیں فرق صرف یہ ہے کہ پاکستان کے ۸ کروڑ کے ۸ کروڑ باشندے ہی ارکان حکومت نہیں بن سکتے لہذا جہاں آپکا حق ہے کہ آپ عنان حکومت تھامنے والوں سے ہر وقت جواب طلب کریں ۔ انہیں بھی یہ حق ہے کہ وہ کہیں یہ وقت نازک ہے آؤ اب شکوہ وشکایت بھول کر ہم ذرا ایک ہو کر کام کریں ۔

دفاعی انتظامات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا حکومت کیطرف سے یقین رکھیئے کہ وہ ہرگز کوئی کوتاہی نہ کریگی لیکن اُسے ہر مرحلے پر ہر پاکستانی کے تعاون کی ضرورت ہے کیونکہ کسی ملک کا دفاع محض فوج سے نہیں ہوا کرتا فوج کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے آنریبل وزیر اعظم نے فرمایا آپ کی فوج وہ ہے جس پر آپ بجا طور پر فخر اور ناز کر سکتے ہیں اور جو دُنیا کے بڑے بڑے ملکوں کی فوجوں سے ہم پلہ ہے ۔

آپ نے اُن حکام حکومت کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے پاکستان کو اپنا وطن جان کر اُس کی بے لوث خدمت کی لیکن ساتھ کے ساتھ اُن لوگوں کو تنبیہ بھی کی جو پاکستان کو محض اپنی ذاتی ترقی ہی کا ذریعہ جانتے ہیں کہ پاکستان میں اب اُن کیلئے کوئی گنجائش نہیں ہے انہوں نے پاکستان کو تیرہ پیسے کی چیز سمجھا ہے اب انہیں اپنے خاندان ۔ اطوار اور زاویہ نگاہ میں ترمیم کرنی چاہیئے ۔

اسکے بعد تقریر کا رُخ پاکستان کے تاجروں کی طرف پھیرتے ہوئے آنریبل وزیر اعظم نے کہا بیشک آپ نے وقت پر کام سنبھالکر پاکستان کی اقتصادی حالت کو سہارا دیا لیکن صد افسوس کہ آپ نے بھی وہی ہتھکنڈے اختیار کر لئے ہیں جو بنیوں کے تھے اور اُسی طرح آپ نے بھی غریب مسلمانوں کا خون چوسنا شروع کر دیا ہے لیکن یاد رکھیئے کہ بلیک مارکیٹ اور بے ایمانی سے کمائے ہوئے روپے کی روٹی جو آپ کھاتے ہیں اُس کا ہر لقمہ سؤر کے گوشت کے برابر ہے آپ نے کہا میں عوام سے یہی کہونگا کہ حکومت کی کاروائی کیساتھ وہ بھی اپنی کوشش جاری رکھیں ۔ اور ایسے منافع اندوزوں کا حقہ پانی بند کر دیا کریں ۔ آپ نے کہا ہم نے عملاً اور فعلاً آجتک ہندوستان سے خوشگوار تعلقات اور اپنی امن پسندی کا ثبوت دیا ہے اگر ہندوستان بھی ایسا چاہتا ہے تو اُسے بھی زبانی اعلانات کی بجائے عملاً اس کا ثبوت دینا ہوگا ۔

آخر میں آپ نے مسلمانان لاہور کو تلقین کی کہ ہمت اور استقلال اتحاد اور تنظیم سے اس مرحلے کو سر کریں ۔ بدخواہوں دشمن کے ایجنٹوں اور جاسوسوں کی خوب سرکوبی وگوشمالی کریں پاکستان اسوقت دنیائے اسلام کا نمائندہ ہے اگر خدانخواستہ اس پر کوئی آنچ آگئی تو ساری دُنیائے اسلام کو خطرہ لاحق ہو جائیگا ۔